



سوال

(247) شادی میں کھانے کی دعوت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی ہے، جس کے باپ و دادا دونوں موجود ہیں اور دادا ایک تو نگر آدمی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری اس میں خوشی ہے کہ بعد عقد دو روز یا تین روز نوشہ مع خویش واقارب خود ہمارے یہاں کھانا کھانے تو ہم رخصتی کریں گے، از روئے شرع شریف یہ دعوت جائز ہے یا نہیں؟ (مولوی محمد فیروز خان، شہر بنارس مدنپورہ مکان مولوی عبداللطیف۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عقد نکاح کے متعلق شرع شریف نے دلہن کی جانب کوئی خرچ نہیں رکھا ہے بلکہ جو کچھ اس کے متعلق خرچ رکھا ہے وہ سب نوشہ کی جانب رکھا ہے۔ دلہن کی جانب اس کے متعلق کوئی خرچ نہیں رکھا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا ہے اور قرآن میں اس کی دو وجہ بتائی ہے، جن میں سے دوسری وجہ یہ بتائی ہے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ آیت کریمہ یہ ہے:

الرجال قومون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض وبما أنفقوا من أموالهم ۳۴ ... سورة النساء

"مرد عورتوں پر نگران ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا"

اس سے ثابت ہوا کہ عقد نکاح کے متعلق دلہن کی جانب کوئی خرچ نہیں ہے۔ اگر دلہن کی جانب بھی خرچ ہوتا تو اس کو بھی حکومت کا کچھ حصہ مرد پر دیا جاتا، کیونکہ حاکم ہونے کی دوسری وجہ مال کا خرچ کرنا ہی فرمایا ہے، حالانکہ عورت کو مرد پر حکومت کا حصہ کچھ بھی نہیں دیا گیا، بلکہ صاف فرمایا:

الرجال قومون علی النساء ... ۳۴ ... سورة النساء

(مرد عورتوں پر نگران ہیں)

پس جو دلہن کے دادا نے کہا ہے کہ "میری اس میں خوشی ہے" اس کو بدل کر نالیوں کہنا مناسب ہے کہ اللہ ورسول کی جس میں خوشی ہے اس میں میری خوشی ہے کیونکہ جو کچھ میرے پاس ہے، سب اللہ کا ہی دیا ہوا ہے اور درحقیقت سب اسی کا ہے، جیسا کہ میں خود اسی کا ہوں۔ پھر مجھے کیا اختیار ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کروں اور کیا خوب بات ہوتی کہ دلہن کے دادا کو کچھ اس دعوت میں خرچ کرنے کا ارادہ تھا، وہ سب دلہن اور نوشہ دونوں کو دے دیتا کہ اس میں دونوں کا فائدہ اور صلہ رحمی ہے، جو بڑے ثواب کا کام ہے اور



شرع شریف کے بھی خلاف نہیں ہے، بلکہ عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری (1/160) پچھاپہ مصر) کتاب الانبیاء ذکر بنی اسرائیل میں بروایت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً مذکور ہے کہ ایک شخص نے کسی سے ایک زمین خریدی۔ خریدنے کے بعد اس زمین میں اشرفیوں کا بھرا ایک گھڑا پایا۔ مشتری سے کہا کہ یہ مال تمہارا ہے تم اسے لے لو، اس لیے کہ میں نے صاف زمین خریدی ہے، اشرفیاں نہیں خریدی ہیں۔ بائع نے کہا: میں تو اسے نہیں لینے کا، اس لیے کہ میں تمہارے ہاتھ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے، سب بیچ دی ہے۔ آخر ان دونوں نے ایک شخص کو بیچ مانا۔ بیچ نے دونوں کا بیان سن کر پوچھا کہ تم دونوں کی اولاد بھی ہے؟ ایک نے کہا کہ ہاں میرے ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ بیچ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی کو آپس میں بیان دو اور یہ اشرفیاں ان دونوں پر خرچ کر دو۔ صحیح بخاری کی یہ عبارت ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم قال: (اشتری رجل من رجل عتاراً، فوجد الرجل الذي اشتری العتار جرة قیما ذنب، فقال له الذي اشتری العتار: فذنبک منی، إنما اشتریت منک الأرض ولم آتک منک الذنب، وقال الذي له الأرض: إنما بیعتک الأرض وما قیما، فما کما لی رجل، فقال الذي حکما لایہ: أکما ولد؟ قال أحدہما: لی غلام، وقال الآخر: لی جاریہ، قال: أتحوا اللوام الجاریہ، وأنفقوا علی أنفسہما منہ، وصدقاً) متفق علیہ. [11]

"ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک آدمی نے کسی شخص سے زمین خریدی۔ زمین کے خریدار کو زمین سے سونے سے بھرا ہوا ایک مٹکا ملا۔ زمین خریدنے والے نے اس (فروخت کنندہ) سے کہا: تم مجھ سے اپنا سونا لے لو، کیوں کہ میں نے تجھ سے زمین خریدی ہے، سونا نہیں خریدا۔ اس زمین (بیچنے) والے نے کہا کہ میں نے تمہیں زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا (وہ بھی تمہاری کوئی اولاد ہے؟ ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس (فیصلہ کرنے والے) نے کہا: لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو۔ اس (مال) میں سے ان دونوں کی ذات پر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو۔"

ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس واقعہ کے بیان فرمانے سے اس کے سوا اور کیا ہے کہ میری امت بھی ایسی صورت میں ایسا ہی کرے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ صورت اس واقعہ کی صورت مسلولہ سے ملتی جلتی ہے کیونکہ جیسا کہ اس میں ہے کہ مشتری دیتا ہے اور بائع قبول نہیں کرتا، اسی طرح اس میں ہے کہ ایک فریق کھانا کھانا چاہتا ہے اور دوسرا فریق عذر کرتا ہے۔ پس کیا خوب ہوتا ہے کہ اس صورت میں بھی اسی فیصلے کے مطابق عمل کیا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا موجب ہوتا اور آپ کی خوشی اللہ تعالیٰ کی خوشی کی موجب ہوتی۔

[11] - صحیح بخاری رقم الحدیث (3285) صحیح مسلم رقم الحدیث (1721)

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 435

محدث فتویٰ